وَاعِظُ الْجُمُعَہ

مسئلۂ کشمیر اور عالمِ اسلام کی ذمہ داری

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة

لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعه

مسئلۂ کشمیر اور عالَمِ اسلام کی ذمہ داری

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مسئلۂ کشمیر اور عالَمِ اسلام کی ذمہ داری

الحمد لله ربِّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خَاتم الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

حضراتِ ذی وقار! کشمیر کا ڈوگرہ راجہ ہری سنگھ ابتدا میں چاہتا تھا، کہ کشمیر آزاد حیثیت میں رہے، مگر اکتوبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے قبائلی جنگجوؤں سے نمٹنے میں مدد فراہم کرنے کے عوض، ڈوگرہ راجہ نے انڈیا سے اِلحاق کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد جنگ شروع ہوگئی، اور انڈیا نے اقوامِ متحدہ سے اس مُعاملے پر مداخلت کرنے کی درخواست کی۔ اقوامِ متحدہ کی ایک قرارداد میں یہ تجویز دی گئی، کہ انڈیا یا پاکستان کے ساتھ اِلحاق کے سوال پر ریفرینڈم کروایا جائے۔

جولائی ۱۹۴۹ء میں انڈیا اور پاکستان نے ایک مُعاہدے پر دستخط کیے، جس کے تحت اقوامِ متحدہ کی جانب سے بنائی گئی جنگ بندی لائن، جسے لائن آف کنٹرول کہا جاتا ہے، اس کا اعلان کیا گیا۔

سن ۱۹۵٦ء میں انڈیا نے آرٹیکل ۳۷۰ کو آئین کا حصہ بنایا، اس آرٹیکل کے تحت انڈیا کے زیرِانتظام جموں کشمیر کو خصوصی حقوق دیے گئے، مگر اب پانچ ۵ اگست ۲۰۱۹ء سے انڈین حکومت نے اس خصوصی حیثیت کا خاتمہ کر دیا ہے۔

انڈیا کا مؤقف ہے کہ کشمیر انڈیا کا اٹوٹ انگ (ناقابلِ جدائی حصہ) ہے، اور اس مؤقف پر انڈین حکومت، حزبِ اختلاف اور عوام میں اتفاق ہے۔ انڈیا کشمیر کو اپنا اندرونی مُعاملہ سمجھتا ہے۔ جبکہ پاکستان کا دعویٰ ہے، کہ کشمیر تقسیمِ ہند کا نامکمل ایجنڈہ ہے، جس کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز کشمیری علیحدگی پسند اپنے حقِ خود اِرادیت کا مُطالبہ کرتے ہیں، نتیجۃً گزشتہ تین ۳ دہائیوں سے وادی کو مسلح شورش کا سامنا ہے۔

پانچ اگست ۲۰۱۹ء کو کیے گئے، انڈین حکومت کے اس خصوصی حیثیت کے خاتمے کے، بعد کشمیر میں پیدا ہونے والی صورتحال، اور وہاں کے لوگوں کے تاثرات اور خیالات کے بارے میں، بی بی سی نیوز بڑے مفصّل انداز میں رپورٹنگ کر رہا ہے۔

عزیزانِ مَن! وہاں کے اکثر لوگوں کا کہنا ہے، کہ جب وادی میں صورتحال نارمل ہوگی، تب ان حضرات کے غم و غصے کا واضح اظہار ہوگا، جسے فی الوقت طاقت کے زور سے خوب دبایا گیا ہے۔

آرٹیکل ۳۷۰ کے خاتمے کے ساتھ ہی صدارتی حکم کے تحت، اس میں شامل کیا جانے والا آرٹیکل ۳۵ اے بھی ختم ہو گیا ہے، جس کے تحت ریاست کے باشندوں کی بطورِ مستقل باشندہ پہچان ہوتی تھی، اور انہیں بطورِ مستقل شہری خصوصی حقوق ملتے تھے۔

اس قانون کی رُو سے جموں کشمیر کی حدود سے باہر کسی بھی علاقے کا شہری ریاست میں غیر منقولہ جائیداد کا مالک نہیں بن سکتا تھا، یہاں سرکاری نوکری حاصل نہیں کر سکتا، اور نہ کشمیر میں آزادانہ طور پر سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔ تاہم اب کسی بھی انڈین شہری کو یہ تمام حقوق حاصل ہوں گے۔

یہ قوانین ڈوگرہ راجہ ہری سنگھ نے سن ۱۹۲۷ سے ۱۹۳۲ء کے درمیان مرتب کیے تھے، اور انہی قوانین کو سن ۱۹۵۴ء میں ایک صدارتی حکم نامے کے ذریعہ آئینِ ہند میں شامل کر لیا گیا تھا۔

میرے محترم بھائیو! کشمیریوں کو خدشہ ہے، کہ آئینِ ہند میں موجود یہ حفاظتی دیوار گرنے کے نتیجے میں، ہم لوگ بھی فلسطینیوں کی طرح، خود اپنے ہی وطن میں اجنبی ہو کر رہ جائیں گے؛ کیونکہ غیر مسلم آباد کاروں کی کشمیر آمد کے نتیجے میں، ان کی زمین، وسائل اور روزگار پر، بڑی حد تک غیروں کا قبضہ ہو سکتا ہے!!۔

انڈین حکومت بار بار یہ راگ اَلاپ رہی ہے کہ وہاں سب کچھ نارمل ہے۔ یعنی سڑکوں پر گاڑیاں چلنا، سبزی اور دُودھ کا ملنا، بجلی اور پانی مہیا ہونا، محدود پیمانے پر ہی صحیح، لیکن ایمرجنسی کے وقت آنے جانے کی جزوی آزادی حاصل ہونا کیا سب کچھ نارمل ہونے کی دلیلیں ہیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ آپ دلوں کے اندر جھانکنے کا کوئی آلہ ایجاد کیجیے، پھر دیکھیں کہ وہاں کیا کیا نارمل ہے!۔

عزیزانِ محترم! قید میں پڑے یا قبروں میں سوئے بیٹوں کی ماؤں کا درد کون جان سکتا؟ اسے محسوس کر سکتا ہے!۔ ہر کشمیری کا دل زخمی ہے، ہر دل کو مختلف بندشوں نے معذور کر کے رکھ دیا ہے۔

پچھلے ۷۰ سال کی تاریخ گواہ ہے، کہ اقوامِ متحدہ کی قرار دادیں مسئلۂ کشمیر کو حل کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ ہماری بے انتہا کوششوں کے باوجود، اس مسئلے میں بین الاقوامی روَیہ تبدیل نہیں ہو سکا۔ ۱۹۸۹ء تک تو کشمیر میں قدرے خاموشی رہی، جس سے بھارت نے کامیابی کے ساتھ اس علاقے پر اپنا قبضہ مضبوط کر لیا، اور کشمیر کو سیاحت کے مرکز کے طور پر دنیا بھر میں پیش کیا۔ پاکستان کے سیاسی حالات بھی کچھ ایسے نہیں تھے کہ کشمیر کے لوگ پاکستان کی طرف رشک کی نظر سے دیکھتے، جب پاکستانی عوام آمریت جھیل رہے تھی، اس وقت کشمیر میں جُمہوریت کے مزے لیے جا رہے تھے۔

ظلم کا انجام

برادرانِ اسلام! دُنیا میں جب بھی ظلم وستم، اور جبر واستبداد کا رویہ اختیار کیا گیا، اور جب بھی طاقت کے نشے میں اس حقیقت کو فراموش کیا گیا، کہ اللہ رب العالمین اس کائنات کا خالق ومالک ہے، جو ظلم وستم اور زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، اور جب چاہے ظالموں کو آنِ واحد میں اپنے غضب سے نشانۂ عبرت بنا سکتا ہے، تاریخ گواہ ہے کہ جب جب ایسا ہوا، بڑے دردناک اور بھیانک نتائج دیکھنے کو ملے۔ قومِ نوح، قومِ ابراہیم، اصحابِ مدین اور عاد وثمود کی سرکشی، اور ان کے عبرت ناک انجام کو، خود اللہ رب العالمین نے قرآنِ پاک میں بیان فرمایا: ﴿ اَلَمۡ

﴿أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾[1] "کیا انہیں اپنوں سے اگلوں کی خبر نہ آئی؟! نوح کی قوم اور عاد اور ثمود، اور ابراہیم کی قوم، اور مدین والے، اور وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں، ان کے رسول روشن دلیلیں ان کے پاس لائے تھے، تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا، بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے"۔

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ، حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ» "اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیے رہتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ پکڑتا ہے تو بچ کر نکل نہیں پاتا"۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ﴾[2] "ایسے ہی تیرے پروردگار کی گرفت ہے، جب وہ ظالم بستی والوں کو گرفت میں لیتا ہے، یقیناً اس کی گرفت سخت دردناک ہے"۔

---

(١) پ١٠، التوبة: ٧٠.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب التفسير، ر: ٤٦٨٦، صـ٨٠٧.

میرے عزیز بھائیو! اس کے باوجود بھی سرکش انسان اگر اللہ تعالی کے قانون کو نہ سمجھے، اور اپنے سے پہلی قوموں کے بھیانک انجام سے عبرت حاصل نہ کرے، تو بہت جلد خود وہ شخص دوسروں کے لیے نشانِ عبرت بنا دیا جاتا ہے، اور ظالموں کا بالآخر یہی انجام ہوتا ہے۔

ظلم و زیادتی کرنے والوں کو اُن کے انجام سے باخبر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا﴾[1] "جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا، تو عنقریب ہم اُسے آگ میں داخل کریں گے، اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے"۔

حدیثِ قدسی میں ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: «يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّماً، فَلَا تَظَالَمُوا!»[2] "اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا، اور تم پر بھی حرام کیا، لہٰذا تم آپس میں ایک دوسرے پر بھی ظلم مت کرو!"۔

---

(۱) پ۵، النساء: ۳۰.

(۲) "صحيح مسلم" باب تحريم الظلم، ر: ٦٥٧٢، صـ١١٢٨.

علّامہ مازری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے؛ کیونکہ مقرّر حدود سے تجاوز کرنے کو ظلم کہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے اوپر کوئی نہیں، جو اس کے لیے حدود مقرّر کر سکے"[1]۔

ظلم کا معنی

عزیزانِ محترم! ظلم کے معنی کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹا کر رکھنا، حد سے تجاوز کرنا، ناحق قتل کرنا، گالی دینا، برا بھلا کہنا، کسی کو تکلیف دینا، یا کسی کا حق چھیننا۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ظلم کے تین ۳ معنیٰ ہیں: (۱) کسی کا حق مارنا، (۲) کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، (۳) اور کسی کو بغیر قصور کے سزا دینا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "ہم کسی پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کرتے"۔ یہاں ظلم سے مراد بے قصور کو سزا دینا ہے"[2]۔

ظالم یا مظلوم کی مدد

سارے ممکنہ اقدامات کے ساتھ ساتھ مسئلۂ کشمیر کے ایسے ممکنہ حل کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے؛ کہ کشمیریوں پر ظلم وستم کی یہ برسات ختم ہو، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِماً أَوْ مَظْلُوماً» "اپنے بھائی کی مدد کرو! چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم"، صحابۂ کرام -علیہم الرضوان- نے عرض کی: یا رسول

---

(۱) "المعلم بفوائد مسلم" كتاب البرّ والصلة، تحت ر: ۱۱۸۳، ۳/ ۲۹۰.

(۲) "مرآۃ المناجیح" کتاب الآداب، ظلم کا بیان، پہلی فصل، ۶/۵۲۱۔

اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں، لیکن ظالم کی مدد کس طرح ہوگی؟مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ»[1] "اس کا ہاتھ پکڑ لو یعنی اسے ظلم کرنے سے روک لو!"۔ کیونکہ ظالموں کی مدد وحمایت کرنے والے بھی اس گناہ میں شریک ہیں، ایسوں کو تنبیہ کرتے ہوئے اللہ رب العزّت نے ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ﴾[2] "ظالموں کی طرف نہ جھکو؛ ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں، پھر مدد نہ پاؤ گے!"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ظلم پر مدد (اور حمایت) کرنے کی کئی صورتیں ہیں: (۱) ظالموں کو ظلم کی رغبت دینا، (۲) ان کے ظلم پر مبنی قانون کو رائج کرنا، (۳) ان کے ظلم میں ان کا ہاتھ بٹانا، (۴) ان کے ظلم کی حمایت کرنا، یہ کہنا کہ یہ احکام حق ہیں، غرض کہ اس میں بہت وسعت ہے"[3]۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب المظالم، ر: ٢٤٤٤، صـ٣٩٤.

(۲) پ١٢، هود: ١١٣.

(۳) "مرآۃ المناجیح" حاکم اور قاضی بننے کا بیان، دوسری فصل، ۴۱۷/۵، بتصرفٍ۔

ایک مسلمان کے خون میں شریک لوگوں کا انجام

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ، لَأَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ»[1] "اگر تمام آسمان وزمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہوجائیں، تواللہ تعالی عزّوجلّ ان سب کو منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا"۔

عزیزانِ مَن! قرآنِ پاک میں بہت سے مقامات پر جہاد بمعنی جنگ استعمال ہوا ہے، لیکن اسلام میں لفظ جہاد کا اِطلاق تحفظِ دین کی دیگر مَساعی پر بھی جابجا کیا گیا ہے، جیساکہ منافقین سے جہاد کی بیشتر صورتیں بنا تلوار کے ہیں۔ اسی طرح ہجرت سے قبل مکّی سورتوں میں بھی جہاد کا ذکر ملتا ہے، جو قطعًا جنگ کے معنی میں نہیں۔ لہذا جہاد کے مقصد کی تعبیر وتشریح، دینِ اسلام میں جہاد کی ضرورت کی حد تک تو درست ہے؛ کہ **اسلامی جہاد کا اصل مقصد وہدف، ظالم وجابر کو ظلم وجبر سے روکنا، اور مظلوم کو اُس کا حق دلاکر، مُعاشرے میں امن وامان قائم کرنا ہے!**۔

حضراتِ گرامی قدر! کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ امریکہ، یورپ اور اسرائیل بھارت کی پشت پر ہیں، جن کے سبب یورپی میڈیا کشمیر کے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم کو دنیا کے سامنے، یا تو پیش ہی نہیں کرتا، اور

---

(١) "سنن الترمذي" باب الحكم في الدماء، ر: ١٣٩٨، صـ٣٣٩.

اگر کرتا ہے تو اس کی شدّت کو کما حقّہ ظاہر نہیں کیا جاتا۔ لیکن ان اَوچھے ہتھکنڈوں کے باوجود اقوامِ متحدہ کی کمیٹی برائے انسانی حقوق کا ایک رکن، اپنے ضمیر کی آواز پر، کشمیری مسلمانوں پر ہونے والے انسانیت سوز ظلم وستم کو بیان کرنے سے روک نہ سکا، اور بیان کرتے کرتے بالآخر رو پڑا(۱)۔

مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں

میرے عزیز دوستو! کشمیر میں مسلمانوں کا قتلِ عام، کیا ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں ہے؟! کیا اب تک ہمیں یہود ونصاری اور ہُنود کے اس گٹھ جوڑ کی سمجھ نہیں آئی؟! کیا اللہ رب العزّت اور رسول اللہ ﷺ نے اس بات پر ہمیں آگاہ نہیں کیا تھا، کہ یہ لوگ تمہارے دوست کبھی نہیں ہو سکتے؟! اس کے باوجود ہم ان کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لیے کیوں مرے جارہے ہیں!! دنیا بھر میں مسلمانوں کو شہید کیا جا رہا ہے، ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، مسلمان عورتوں کی عصمت دری کی جارہی ہے، لیکن اس کے باوجود بظاہر ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا! آخر کیوں؟ کیا ہم اس قدر بے حس ہو چکے ہیں؟ یا پھر ہم صرف برائے نام مسلمان ہیں؟! کیا رسولِ اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہمیں یاد نہیں کہ «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ، وَتَرَاحُمِهِمْ، وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ

---

(۱) نوائے وقت، ۱۰ مارچ ۲۰۱۹ء۔

إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى»[1]

"مسلمان آپس میں پیار و محبت، رحم وشفقت اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی مانند ہیں، کہ جس طرح جسم کا کوئی ایک عضو بیمار پڑ جائے، تو سارا جسم اضطراب اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔

ظلم وبربریت، دہشتگردی اور درندگی کے شکار مظلوم کشمیری مسلمان، اِمداد طلب نظروں سے آج ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ لہذا مسلمان حکمرانوں کو مصلحتوں اور ذاتی مفادات کی پالیسی کو ترک کرکے، اپنا کردار ادا کرنا ہوگا! اور اس ظلم وستم کو روکنا ہوگا!! ورنہ ؏

تمہاری داستاں تک نہ رہے گی داستانوں میں!

دعا

اے اللہ! ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، ہمارے گھروں کو محبّت ورَحمت کا گہوارہ بنا، ہمارے مابین محبّت واُلفت کو راسخ فرما، ہمیں خوشحالی عطا فرما، تنگدستی سے بچا اور نظرِ بد سے محفوظ رکھ، ہمیں اپنی عبادت ونیک اعمال کرنے، اور اپنے اَحکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما، ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة، ر: ٦٥٨٦، صـ١١٣١.

میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی

زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.